روزنامہ (1913ء سے جاری شدہ) FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 23 جولائی 2015ء 6 شوال 1436 ہجری 23 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 166

نفلی روزے

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے رمضان کے کبھی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے اور آپؐ روزے رکھتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا: بخدا آپؐ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور روزہ چھوڑتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا: بخدا آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب مایذکر من صوم النبی حدیث نمبر:1835)

عیدالفطر کا فلسفہ: عید کی حقیقی خوشی خدا تعالیٰ کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھنے میں ہی ہے

عملی طور پر اطاعت کا نمونہ تا زندگی دکھانا ضروری ہے

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کچھ فائدہ مند نہیں۔ کوشش کرو اور دعائیں مانگو کہ خدا تعالیٰ تمہیں صادق بنا دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ 19 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ عیدالفطر کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح لندن میں نماز عیدالفطر پڑھائی اور اس کے بعد پاکستانی وقت کے مطابق 2:45 بجے خطبہ عیدالفطر ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا خطبہ عیدالفطر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے کروڑوں افراد نے سنا اور دیکھا۔ حسب معمول اس خطبہ کا رواں ترجمہ مختلف زبانوں میں نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسانی فطرت کے مطابق دین حق نے آج کا دن خوشی منانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ یہ دن اسی بابرکت مہینہ کے بعد آتا ہے جب خدا کے فرمانبردار بندوں نے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی جانوں پر کچھ سختیاں وارد کیں اور بعض جائز باتوں سے بھی رکے رہے۔ تاکہ خدا کی رضا حاصل ہو۔ آج اس مہینہ کی شکر گزاری پر یہ خوشی کا دن منانے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خوشی منانے کی اجازت دی تو ساتھ ہی خوشی کی حدود بھی مقرر فرما دیں۔ جہاں فطرت کے تقاضا کے ماتحت مل جل کر خوشی منانے کی اجازت دی وہاں بندگی کے تقاضوں اور زندگی کے مقصد کی طرف بھی توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ کسی اور مذہب میں اس طرح مذہبی طور پر خوشی منانے کا دن اور اس کے طریق بیان نہیں ہوئے۔ اس عید میں انسان کی پیدائش کے حقیقی مقصد کو سامنے رکھ کر خدا کی عبادت بجالانے اور خدا تعالیٰ کی باتیں سننے کے کام کو سامنے رکھا۔ عید کی نماز میں بھی ثواب رکھا۔ لہو ولعب کی تعلیم نہیں دی بلکہ ذکر الٰہی ہماری عیدوں کا لازمی حصہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے دوسرے دنوں سے بڑھ کر عبادت اور ذکر الٰہی کی تلقین کی۔ اس میں اس طرف توجہ دلائی کہ خوشیوں میں مصروف ہو کر نمازوں سے غفلت نہ ہو۔ لہو ولعب میں پڑ کر اپنے مقصد پیدائش کو نہ بھول جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمیں مسیح موعود کے زمانے میں پیدا کیا اور پھر ہمیں مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ زمانے کے امام کو ماننے کے کچھ تقاضے ہیں۔ صرف یہ کافی نہیں کہ خدا کے فرستادہ کو مان لیا۔ بلکہ ایمان کو سنوارنے اور امام وقت کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے حقیقی کوششیں کرنا ضروری ہے۔ یعنی عملی طور پر اطاعت کا نمونہ دکھانا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں تا زندگی اطاعت کرنے کا عہد لیا ہے۔ اس کی پاسداری کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت سے چند توقعات رکھی ہیں۔ جن میں چند ایک باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہے تو چاہئے کہ اپنے اوپر ایک موت وارد کرے۔ نفسانی اغراض سے بچے، بیہودہ کاموں سے دور رہے۔ فرمایا کہ نفس کا بھی حق ہے لیکن نفس کے فائدہ یا اسے خوش کرنے کے لئے اس حد تک نہ چلا جائے کہ سچائی کو چھوڑ دے اور حلال حرام کی تمیز نہ رہے۔ خدا نے جو حدود قائم فرمائی ہیں ان کا خیال رکھو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہماری جماعت کی اکثریت بھی ان باتوں پر عمل کرنے لگے اور تھوڑے نہ کریں تو یہ بھی درست نہیں۔ جماعت افراد سے بنتی ہے اور اگر چند افراد جماعت کی طرف منسوب ہو کر جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی میں ملوث ہوں تو اس سے جماعت بدنام ہوتی ہے۔ بعض لوگ ایسے لوگوں کو دیکھ کر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر جماعت کے افراد بھی برائیوں میں مبتلا ہیں تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ۔ ان اعتراضات سے بچنے کے لئے تمام افراد جماعت کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ کیونکہ ایک مچھلی بھی پورے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ اس لئے حقیقی خوشی تبھی ہے جب ساری جماعت کی اصلاح ہو۔ اس کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ تلقین فرمائی ہے کہ نرا زبان سے اقرار کچھ فائدہ مند نہیں۔ بلکہ کوشش کرو اور دعائیں مانگو کہو فا کا تقاضا یہ ہے کہ اگر جان بھی چلی جائے تو پھر بھی خدا کو مقدم رکھا جائے۔ جیسے حضرت شہزادہ عبداللطیف شہید نے کیا۔ اصل قربانی یہی ہے کہ

باقی صفحہ 2 پر

خلیفۂ وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے۔ بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔''

(خطبات مسرور جلد 8 ص 191)

☆.................☆.................☆

داخلہ مدرسۃ الحفظ ربوہ

برائے نابینا بچگان

ربوہ میں رہائش پذیر نابینا بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم حفظ کروانے کیلئے مدرسۃ الحفظ میں مورخہ یکم ستمبر 2015ء سے کلاس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ حفظ کے خواہشمند بچوں اور بچیوں کے والدین درج ذیل کوائف اور درخواست پر صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 10 اگست 2015ء تک مدرسۃ الحفظ ارسال کر دیں۔

کوائف

1۔ نام، ولدیت
2۔ عمر (برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی لف کریں)
3۔ ایڈریس مع فون و موبائل نمبر

اہلیت

1۔ امیدوار کی عمر 11 سے 14 سال کے درمیان ہو۔ اس سے کم اور زائد عمر والے بچوں اور بچیوں کو داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

2۔ ابتدائی انٹرویو مورخہ 16 اگست 2015ء بروز اتوار مدرسۃ الحفظ میں صبح 9 بجے ہو گا۔

3۔ انٹرویو میں کامیاب امیدواران کو چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر داخلہ دیا جائے گا۔ چھ ماہ کی کارکردگی کی بنیاد پر حتمی داخلہ دیا جائے گا۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

بقیہ از صفحہ 1: خلاصہ خطبہ عید

مسلسل قربانی دیتے چلے جائیں اور وفا کے ساتھ عہد کو پورا کریں۔ جو کمزوریوں کو پیش کرتے ہیں۔ اور جماعتی پروگرام میں شامل نہیں ہوتے وہ وفا دار اور سچے نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں خود عمل نہیں کرتے وہ بے عمل ہیں۔ ہم نے دعوت الی اللہ بھی کرنی ہے۔ اس لئے اس بات سے جماعت کو پرہیز کرنی چاہئے۔ ہر اجنبی جو ملتا ہے وہ روح اخلاق کو دیکھتا ہے۔ اگر اخلاق عمدہ نہیں تو تمہارے ذریعہ سے ٹھوکر کھاتا ہے۔ یہ معیار عمدہ کرنے ہیں، خدا کو مقدم رکھنا ہے تو یہ ایمان رکھیں کہ خدا ہمیں دیکھتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اس لئے بھیجا ہے کہ ایسی جماعت تیار کی جائے جو اللہ سے محبت کرے۔ اس کے لئے اعمال بجالانا اور دعا کرنا ضروری ہے۔ اس میں بھی دراصل وہی بات ہے کہ خدا کو مقدم رکھا جائے۔ یاد رکھیں یہ جماعت اس لئے نہیں بنی کہ آرام سے زندگی گزارے۔ جو شخص آرام دہ زندگی چاہتا ہے خدا تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔

حضور انور نے صحابی رسول کریم ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بیان فرمایا کہ آپ بہت مالدار تھے اور کاروبار میں خدا تعالیٰ نے بہت برکت دی ہوئی تھی۔ جب دنیا کی نعمتیں میسر آتیں تو رونے لگتے کہ آنحضرت ﷺ کے دور میں صحابہ پر کتنی مشکلات آتی تھیں مگر وہ قربانیاں کرتے رہے۔ اور خدا کی رضا کو مقدم رکھتے تھے۔ آپؓ بہت سخی بھی تھے۔ ایک دفعہ سات سو اونٹ مع غلہ و دوسرا سامان خدا کی راہ میں دے دیا۔ پھر عابد بھی تھے، نمازیں خشوع وخضوع سے ادا کرتے تھے۔ کام کر رہے ہوتے جونہی اذان کی آواز کان میں پڑتی تو نماز کیلئے حاضر ہو جاتے۔ اس دنیا کو، دنیا کے کاروبار کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیا۔ صاحب ثروت اور امیر لوگوں کو اور دنیا داری میں مصروف لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود ہم سے یہی چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مقدم ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ ہماری جماعت کو قیل وقال پر نہیں رہنا چاہئے۔ صرف زبانی باتیں ہی نہ کریں بلکہ تزکیہ نفس اور اصلاح بہت ضروری ہے۔ دین حق ایک درخت ہے اور تم اس کی شاخ ہو۔ سو استقامت سے اس کی حفاظت کرو۔ وہی شاخ درخت کو سجاتی ہے جو سرسبز ہو۔ سو تم سچے وفادار ہو کر دین حق کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں بہت سی آلائشیں ہیں۔ اور کوئی بھی خدا کے فضل کے بغیر ان آلائشوں سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اپنے نفس کو گند سے پاک رکھو۔ اور وہ نمونہ دکھاؤ جس سے حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد پورا ہو۔

حضور انور نے فرمایا قرآنی تعلیم کے مطابق اور نیکی کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے کے نمونے دکھاؤ۔ دنیا بے چین ہے۔ اور بغیر نمونے کے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اس لئے آج بہت ضرورت ہے کہ دین حق کی اصل اور حقیقی تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے ہر احمدی اچھا اور نیک نمونہ دکھائے۔ ہم نے یہی اصل چہرہ لوگوں کو دکھانا ہے۔ اس لئے اس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے نمونہ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ مستقل نمونہ قائم ہوگا تو نمونہ قائم ہو گا۔ اپنا جائزہ لیتے ہوئے، پاک تبدیلی کرتے ہوئے اپنی کوششوں کو وسعت دیتے ہوئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کریں۔ دنیا کی بے حیائیاں خدا کے عذاب کو بلا رہی ہیں ہم نے انسانیت کو حقیقی خوشی کا ادراک اور فہم عطا کرنا ہے کہ کس طرح حقیقی خوشی اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو آج بھی نبھائیں، کل بھی نبھائیں اور ہمیشہ نبھاتے چلے جائیں۔ پاکستان کے لئے، اسیران کے لئے، مشکلات میں گرفتار لوگوں کیلئے دعائیں کریں کہ خدا سب کو مشکلات سے نکالے اور حقیقی خوشی عطا فرمائے سب دنیا کو بہت بہت عید مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو حقیقی خوشیاں عطا کرتا چلا جائے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

الٰہی جلال اور قدرتی نظارہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے بظاہر اس کا کوئی رخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رخ بناتا ہے۔ **حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے** جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر جب سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہوسکتی ہے اور نہ ہیبت وشوکت۔ اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں مگر حضرت مسیح موعود کی تحریرات قدرتی نظارہ''۔

(الفضل 16 جولائی 1931ء)

غزل

کہیں سورج نکلتا ہے کہیں پہ رات چلتی ہے
کسی کی جیت چلتی ہے کسی کی مات چلتی ہے

کبھی صحرا پہ دل کے ایک قطرہ تک نہیں گرتا
کبھی ساون سے بڑھ کر آنکھ کی برسات چلتی ہے

کسی کی داستاں سن کر بھی ہنکارہ نہیں بھرتا
کسی سے گفتگو دلدار کی دن رات چلتی ہے

مری اوقات کیا کہ آپ خود ہی فیصلے کر لوں
کہ دھڑکن تک تو دل کی حسبِ ارشادات چلتی ہے

ارادہ تم جو کر لو کون اس کو ٹال سکتا ہے
تمہارے آگے کب جاناں کسی کی بات چلتی ہے

ہیں ہم محتاج ہر اِک خیر کے جو دو گے لے لیں گے
تہی دستوں کی جھولی میں ہر اک خیرات چلتی ہے

بھٹکنے اور گرنے کا اسے خدشہ نہیں رہتا
سنبھالے جس کو ہر پل ہر قدم وہ ذات چلتی ہے

سمندر کی تہوں میں جس طرح ہلچل سی رہتی ہے
تہہ ِدل یوں ہی لہرِ شورشِ جذبات چلتی ہے

کسی بھی روک کو کب اہلِ دل تسلیم کرتے ہیں
محبت میں کہاں پابندی اوقات چلتی ہے

چلو کہ آج ہم ہر گھر میں جا کر پیار بانٹ آئیں
غریبوں کے محلے میں یہی سوغات چلتی ہے

ہو دل ہی مضمحل تو کیسے جذبوں میں روانی ہو
کہ دولہا ہو چکے تیار تو بارات چلتی ہے

وساوس، خوف، اندیشے، مسائل، الجھنیں، فکریں
نہ جانے کب تلک یہ صورتِ حال چلتی ہے

دعا کے ہی اگر ہتھیار سے ہم کام نہ لیویں
تو پھر تدبیر ہی کوئی نہ کوئی گھات چلتی ہے

صاحبزادی امۃ القدوس

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

”آئین کے اغراض و مقاصد“ کے بارے میں

چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی ایک تقریر

اصل حقائق

7 مارچ 1949ء کو پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں Aims and Objects of the Constitution کی قرارداد پیش کی گئی اور چند روز کی بحث کے بعد اسے منظور کرلیا گیا۔ مسلم لیگ سے وابستہ تمام مسلمان ممبران اسمبلی نے اس کے حق میں ووٹ دیئے اور اس وقت اسمبلی میں موجود اپوزیشن کے وہ معزز ممبران اسمبلی جو کہ ہندو مذہب سے تعلق رکھتے تھے، انہوں نے اس میں ترامیم پیش کیں جو کہ کثرتِ رائے سے نامنظور کی گئیں اور ان اراکین اسمبلی نے اس قرارداد کے خلاف رائے دی۔ یہ قرارداد تاریخ میں قراردادِ مقاصد کے نام سے مشہور ہے۔ اور پاکستان کے آئین کی تمہید (Preamble) کے الفاظ اسی قرارداد پر مشتمل ہیں۔

گزشتہ ایک دہائی میں اس قرارداد کے حوالے سے مختلف آراء کا اظہار ہوتا رہا ہے۔ اور جب اس قرارداد پر بحث طویل ہوئی تو اس کے ساتھ ان تقاریر پر بھی بحث ہوئی جو کہ اس وقت کی گئی تھیں جب اس قرارداد کو اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا۔ مختلف کتب اور مختلف مضامین میں اس بحث کے اقتباسات تو درج کیے گئے لیکن چونکہ پڑھنے والے کے سامنے عموماً ان تقاریر کا مکمل متن نہیں ہوتا، اس لیے بہت سی خلافِ واقعہ باتیں مشہور ہوئیں اور بعض ایسے حقائق جو سامنے آنے ضروری تھے وہ سامنے نہیں آئے۔ کسی بھی قانونی، آئینی یا تاریخی موضوع پر ہمیشہ مختلف آراء کا اظہار ہوتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیے۔ لیکن یہ ایک المیہ ہے کہ بسا اوقات ایک تاریخی واقعہ کے متعلق خلاف واقعہ باتیں مشہور ہونے لگتی ہیں اور رفتہ رفتہ پڑھا لکھا طبقہ بھی ان کو صحیح سمجھ کر انہیں اپنی تحریروں میں درج کر کے قابل اعتبار بنا دیتا ہے۔ اور اس طرح اصل حقائق نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔

چند ماہ پہلے پاکستان کی ایک مشہور یونیورسٹی میں ایک سیمینار تھا۔ دوسرے بہت سے شرکاء کی طرح میں بھی اس میں شریک تھا اور میری اگلی نشست پر پاکستان کے ایک مشہور مصنف تشریف رکھتے تھے۔ آخر میں جب شرکاء کی طرف سے آراء کا اظہار ہو رہا تھا تو ان صاحب نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اور دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے شبیر عثمانی صاحب کے پیچھے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا کیونکہ شبیر عثمانی صاحب نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف فتویٰ دیا ہوا تھا۔ لیکن جب قراردادِ مقاصد کو قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا گیا تو چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مولانا شبیر عثمانی صاحب کا حوالہ دیا اور کہا کہ مولانا شبیر عثمانی صاحب اسلام کے عظیم عالم ہیں اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اس ریاست کی بنیاد رواداری پر ہوگی۔ اس مرحلہ پر ان کے لئے یہ ممکن تھا کہ شبیر عثمانی صاحب کو سند تسلیم کرلیں جبکہ جنازہ کے وقت وہ ان کے پیچھے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے۔ ان کے تبصرے کے دوسرے حصے بھی تھے جن کا اسی وقت ایک دوست نے مناسب جواب دے دیا تھا لیکن چونکہ اس وقت 1949ء میں کی جانے والی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی اس تقریر کا مکمل متن مہیا نہیں تھا اس لئے اس معین حصے پر تبصرہ مناسب نہیں سمجھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ عرصہ سے کئی احباب کی طرف سے یہ دعویٰ بھی پیش کیا جا رہا تھا کہ اسمبلی میں اس قرارداد کو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پیش کیا تھا اور اس قرارداد کے محرک وہی تھے۔ اس کے علاوہ یہ بحث بھی ہوتی رہی ہے کہ اُس وقت مختلف ممبرانِ اسمبلی نے مذہبی آزادی اور ضمیر کی آزادی قائم رکھنے کے لئے کیا کیا تجاویز پیش کی تھیں؟

بہر حال چونکہ اس قسم کا اظہار کرنے والوں اور سوالات اُٹھانے والوں میں ملک کے نامور محققین اور مصنفین بھی شامل ہیں، اس لئے پوری احتیاط کی گئی کہ کسی تردید سے قبل مستند طریق پر اس تقریر کا مکمل متن حاصل کیا جائے۔ چنانچہ National Archives سے با قاعدہ رابطہ کر کے اس اسمبلی کی کارروائی سے مذکورہ تقریر کا مکمل متن حاصل کیا گیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی یہ تقریر 12 مارچ 1949 کو کی گئی تھی۔ اور اس تقریر کا متن Constituent Assembly of Pakistan Debates Vol.5 , No5 کے صفحہ 65 سے 72 پر موجود ہے۔ سب سے پہلے دو امور کی تصحیح ضروری ہے۔

1۔ یہ قرارداد چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے نہیں پیش کی تھی۔ بلکہ یہ قرارداد وزیر اعظم پاکستان جناب لیاقت علی خان صاحب نے پیش کی تھی۔ (ملاحظہ فرمائیے Constituent Assembly of Pakistan Debates, 7th March 1949, Vol 5, No 1, page 1)

2۔ اس ساری تقریر میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے یہ کہیں پر نہیں فرمایا تھا کہ ہمارے میں عظیم اسلامی سکالر شبیر عثمانی صاحب موجود ہیں، اور نہ ہی کسی رنگ میں انہیں سند تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا کوئی ذکر تھا۔ اس تقریر میں صرف ایک مقام پر شبیر عثمانی صاحب کا نام آتا ہے۔ (Vol 5, No.5 p70) اس کے معین الفاظ درج کئے جاتے ہیں۔

I have no doubt however, the constructive and statesman like pronouncement with which the honourable mover introduced the resolution served to allay apprehensions on that score. Since then several speeches made in support of resolution, notable those of Mulauna Shabbir Ahmad Osmani, Dr. Ishtiaq Hussain Qureshi, and my honourable colleague the minister of communication should have removed any lingering suspicion to which the minds of some of the honourable members may still have clung.

ترجمہ: جس تعمیری اور مدبرانہ انداز میں اس قرارداد کے محرک نے اسے پیش کیا ہے اس سے اس قسم کے خدشات کافی کم ہوئے ہوں گے۔ اور اس کے بعد بھی اس قرارداد کے حق میں بہت سی تقاریر کی گئی ہیں۔ خاص طور پر مولانا شبیر احمد عثمانی، ڈاکٹر اشتیاق احمد قریشی، اور میرے معزز رفیق کار وزیر مواصلات کی تقریر کے بعد بہت سے معزز ممبران کے ذہنوں میں جو خدشات ابھی بھی موجود ہیں وہ دور ہو جانے چاہیے تھے۔"

اس ساری عبارت میں کسی کو عظیم اسلامی سکالر یا مستند حوالہ تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔ اس قرارداد پر بہت سے معزز ہندو اراکینِ اسمبلی نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا اور اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ بعد میں اس کی ایسی تشریح کی جاسکتی ہے جس کے نتیجہ میں پاکستان میں اقلیتوں کی مذہبی معاشی یا سیاسی آزادی متاثر ہوسکتی ہے اور ایسی صورتِ حال پیدا ہوسکتی ہے کہ انہیں پاکستان کا برابر کا شہری تسلیم نہ کیا جائے۔ اور مسلم لیگ کے اراکینِ اسمبلی نے جن میں وزیر اعظم لیاقت علی خان صاحب بھی شامل تھے اپنی تقاریر میں ان تحفظات اور خدشات کو دور کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس ضمن میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی تقریر سے قبل بہت سی تقاریر ہو چکی تھیں، جن کا ذکر اس جملہ میں کیا گیا ہے۔ اور یہ پارلیمانی روایت ہے کہ جب اپنی رائے کا اظہار کیا جاتا ہے تو اس سے قبل جو تقاریر ہو چکی ہوں، ان کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

ہم نے یہ حقائق ان مشہور مصنف کی خدمت میں بھجوائے۔ انہوں نے جواب میں اپنے سابقہ بیان سے ایک حد تک انکار کیا اور یہ توجیہ پیش کی کہ انہوں نے اس ذکر سے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا۔ اگرچہ بعد میں اس تقریب کی ریکارڈنگ حاصل کر کے یہ تسلی کر لی گئی تھی کہ انہوں وہی فرمایا تھا جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس قرارداد پر معزز ہندو اراکین اسمبلی نے ان تحفظات کا اظہار کیا تھا کہ اس قرارداد میں ایسی شقیں ہیں جن کے نتیجہ میں اقلیتوں کے حقوق اور ان کی مذہبی آزادی متاثر ہوگی۔ اور اس ضمن میں اس قرارداد کی یہ شقیں زیر بحث تھیں۔

مسلم لیگ سے وابستہ ممبران اسمبلی نے اپوزیشن سے وابستہ اراکین اسمبلی کے خدشات کو دور کرنے کے لیے تقاریر کی تھیں اور اس بات کا اعادہ کیا تھا کہ عقائد کے نام سے کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی اور پاکستان میں سب برابر کے شہری شمار ہوں گے۔ جہاں تک چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کا تعلق ہے تو مذہبی آزادی اور رواداری کے حوالے سے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا تھا کہ تنزل کی صدیوں میں خواہ مسلمانوں کا رویہ قرآنی احکامات کے مطابق نہ رہا ہو لیکن قرآن کریم نے مکمل مذہبی آزادی کی ضمانت دی ہے۔ آپ نے کہا۔

On the tolerance I might however say a word. It is matter for great sorrow that mainly through mistaken notion of zeal, the Muslims have during the period of decline, earned for themselves an unenviable reputation for intolerance. But that is not the fault of Islam. Islam has from the beginning proclaimed and inculcated the widest tolerance. For instance, so far as freedom of conscience is concerned the Quran says

لاا کراہ فی الدین ......۔

من شاء فلیومن ......۔

There shall be no compulsion in matter of faith An alternative rendering can also be There can no compulsion in matters of faith inasmuch faith is a matter of conscience and conscience cannot be compelled; it also signifies there need be

no compulsion in matters of faith. Guidance has been made manifest from error. Let him therefore who wills believe and let him who wills deny.

ترجمہ: ’’رواداری کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک نہایت ہی قابل افسوس بات ہے کہ، تنزل کے صدیوں میں جوش کی رو میں مسلمانوں نے عدم رواداری کی ایسی شہرت حاصل کی جس پر رشک نہیں کیا جا سکتا۔لیکن یہ اسلام کا قصور نہیں ہے۔اسلام شروع ہی سے مکمل رواداری کا اعلان کر رہا ہے اور اس کی تلقین کر رہا ہے۔مثلاً جہاں تک ضمیر کی آزادی کا تعلق ہے۔قرآن فرماتا ہے

لااکراہ فی الدین ......۔

(البقرہ)

من شاء فلیومن ......۔

(الکہف)

یعنی مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔اس کا ایک اور مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ عقیدہ کے معاملہ میں کوئی جبر ہو ہی نہیں سکتا۔کیونکہ عقیدہ کا تعلق ضمیر سے ہے اور ضمیر کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔یہ آیت اس بات کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کسی جبر کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہدایت گمراہی سے ظاہر ہو چکی ہے۔پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے سوانکار کردے۔

یہ وضاحت کرنے کے لیے کہ قرآن کریم نے اور رسول اللہ ﷺ نے ضمیر اور مذہب کے معاملہ میں کتنی مکمل آزادی مرحمت فرمائی ہے، چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے رسول کریم ﷺ کی مبارک زندگی کا وہ معروف واقعہ سنایا جب نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تھا۔اور ایک مرحلہ پر انہیں مباہلہ کی دعوت بھی دی گئی تھی۔لیکن جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو رسولِ کریم ﷺ نے انہیں مسجد نبوی کے احاطے میں عبادت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

پاکستان کی آئین ساز اسمبلی میں اس قرارداد پر کیا بحث ہوئی، اس پر بہت سی کتب میں بحث کی گئی ہے۔اور اس ضمن میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کا وہ حصہ تو درج کیا جاتا ہے جس کا ذکر ہم نے اب تک کیا ہے۔لیکن ان نکات کے علاوہ بھی اس تقریر میں بعض اہم تجاویز دی گئی تھیں ان کا ذکر ان کتب میں نہیں کیا گیا۔

(Constitutional Development In Pakistan, by G.W.Choudhury, Published by Law Inn Publishers Lahore 2005-2006,p52

Constitutional and Political History of Pakistan, by Hamid Khan, second edition 2009, published by Oxford, p 80&81)

ہم اب ان تجاویز کا ذکر کریں گے۔کوئی رائے قائم کرنے سے قبل ان کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

یہ روایت سنانے کے بعد چوہدری صاحب نے کہا

The recital of this incident while completely reassuring our non-muslim friends might possibly come as a shock to some of the Muslims who unfortunately have gradually drifted into an extremely narrow and bigoted outlook in these matters. But for that very reason it is worth stressing.

ترجمہ: اس واقعہ کا بیان کرنا جہاں ہمارے غیر مسلم دوستوں کے لئے تسلی کا باعث ہوگا۔وہاں اسے سن کر شاید ان مسلمانوں کو دھکا پہنچے جو کہ ان معاملات میں بہت تنگ نظری اور تعصب کا شکار ہو گئے ہیں۔لیکن یہی وجہ ہے کہ اس پر زور دینے کی ضرورت ہے۔

یہ تو نظریاتی پہلو کا اظہار تھا۔لیکن آئین سازی ایک عملی کام ہے۔اس کو صحیح سمت میں چلانے کے لئے ٹھوس تجاویز دینی پڑتی ہیں۔ آئین کی تمہید تو ایک مختصر سا اعلان ہوتا ہے۔اگر بنیادی انسانی حقوق محفوظ کرنے ہوں اور اگر سوچ، فکر اور عقیدہ کی آزادی کو یقینی بنانا ہو تو اس کے لئے آئین میں ایسی شقیں رکھنی پڑتی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ان بنیادی انسانی حقوق پر کوئی آنچ نہ آسکے۔

یہاں ان تین پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اپوزیشن کے بعض ہندو اراکینِ اسمبلی، اس وقت ان خدشات کا اظہار کر رہے تھے کہ اس قرارداد میں غیر مشروط سیاسی، فکری اور مذہبی آزادی کو یقینی نہیں بنایا گیا اور اس بارے میں خدشات پیدا ہو رہے ہیں کہ اقلیتوں کو مساوی حقوق نہیں ملیں گے۔ان اراکین اسمبلی کو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی تقریر میں کیا مشورہ دیا تھا۔کیا انہیں مطالبہ ترک کر دینا چاہئے کہ اس پر اصرار کرنا چاہئے۔

جہاں تک اس نکتہ کا تعلق ہے تو خدشات کا اظہار کرنے والے ممبران اسمبلی کو مذہبی آزادی اور مساوی حقوق کے بارے میں اس تقریر میں یہ مشورہ دیا گیا تھا۔

If I may be permitted, Sir, humbly to offer a word of counsel to my non-Muslim friends it would be to urge them to insist that the ideals set up by Islam before the Muslims and indeed before mankind in all these spheres should be fully carried into practice..

’’اگر اجازت ہو تو میں اپنے غیر مسلم دوستوں کو یہ عاجزانہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں سے یہ اصرار کریں کہ اس ضمن میں اسلام نے مسلمانوں بلکہ تمام انسانیت کے لئے جو اعلیٰ معیار تجویز کئے ہیں، ان تمام معاملات میں ان پر پورا پورا عمل ہونا چاہئے۔‘‘

اس بارے میں کیا رائے دی گئی تھی کہ آئین ساز اسمبلی کو اب ان بنیادی حقوق کے تحفظ کیلئے کیا کرنا چاہئے کہ اس قرار داد کے نتیجہ میں ایسی صورتِ حال نہ پیدا ہو جس سے اقلیتوں کے حقوق متاثر ہوں۔

اس کے بارے میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے خدشات کا اظہار بھی کیا تھا اور اس کا آئینی حل بھی تجویز کیا تھا۔آپ نے کہا

But what is to be feared is that in place of the ideals set up by Islam, people may fall into the error of substituting tinsel imitations and narrow bigotries. That apprehension would apply particularly to freedom of thought and tolerance and it would behove both this assembly upon whom the responsibility of framing the constitution ultimately rests and leaders of the Muslim opinion generally to see that the ideals set up by Islam in this and other fields that may properly and legitimately fall within purview of the constitution, are faithfully and fully adhered and given effect to.

ترجمہ: لیکن خوف اس بات کا ہے کہ اسلام کے قائم کردہ اعلیٰ معیار کی بجائے لوگ مصنوعی تقلید، تنگ نظری اور تعصب کے راستہ پر چل پڑیں۔اور یہ خدشات سب سے زیادہ سوچ کی آزادی اور برداشت کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔سب سے پہلے اس اسمبلی، جس پر آئین بنانے کے ذمہ واری ہے اور پھر مسلمانوں کے قائدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ اعلیٰ معیار جنہیں اسلام نے قائم کیا ہے قانونی طور پر آئین کے متن کا حصہ بنیں۔اور ان کی مکمل پابندی کی جائے اور ان پر پورا عمل درآمد کیا جائے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس وقت مسلم لیگ کے اراکین نے اقلیتی اراکین کے خدشات دور کرنے کے لئے کچھ یقین دہانیاں کرائی تھیں کہ اس قرارداد کی ایسی تشریح نہیں کی جائے گی جس کے نتیجہ میں مذہبی آزادی متاثر ہو یا ایسی صورتِ حال پیدا ہو کہ اقلیتوں کے حقوق متاثر ہوں یا اس بارے میں اپوزیشن کے اراکین کا موقف تھا کہ اس وقت تو یہ یقین یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہیں لیکن بعد میں آنے والی نسلیں اس قرارداد کی ایسی تشریح کر سکتی ہیں جن سے یہ حقوق متاثر ہوں۔ یہ تجزیہ کرنا ضروری ہے کہ اس تقریر میں اس بارے میں کیا رائے دی گئی تھی۔

اس پہلو کے بارے میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا تھا۔

An apprehension was expressed that the explanations and assurances furnished and given on the floor of the house may be adequate, but may be disregarded and ignored by the successors of those by whom they are being furnished and given. But this overlooks the procedure that is proposed to be followed. As soon as the resolution is adapted, the house will be invited to set up a committee for the purpose of formulating, concrete proposals based upon the resolution, embodying the main principles on which the constitution is to be framed. Those proposal will then come before the house and after the house has adapted those proposals with such modifications as it chooses to make, further steps will be taken to draft the constitution in accordance with those proposals. It should thus be clear that the explanations furnished and the assurances given during the course of this debate will be reflected in the concrete proposals which the committee soon to be set up by the house will frame; and the proposals will in turn be translated into the provisions of the constitution.

ترجمہ: اس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس ایوان میں جو وضاحتیں پیش کی گئی ہیں اور جو یقین

دہانیاں کرائی گئی ہیں شاید کافی ہوں لیکن ہوسکتا ہے کہ جو یہ یقین دہانیاں کرار ہے ہیں ان کے بعد آنے والے انہیں فراموش کر دیں یا نظر انداز کر دیں۔لیکن اس کے بعد جو طریقہ کار تجویز کیا جا رہا ہے اس کی طرف توجہ نہیں کی جا رہی۔ جونہی یہ قرارداد منظور ہوتی ہے، اس ایوان کو دعوت دی جائے گی کہ وہ ایک کمیٹی قائم کرے۔یہ کمیٹی کچھ ٹھوس تجاویز تیار کرے گی۔یہ تجاویز ایوان میں پیش کی جائیں گی اور یہ ایوان ان میں اگر کوئی تبدیلی کرنا چاہے تو ان تبدیلیوں کے بعد یہ تجاویز منظور کی جائیں گی۔اور پھران ٹھوس تجاویز کے مطابق آئین تیار کیا جائے گا۔اس بات کو واضح ہونا چاہئے کہ اس ایوان میں جو وضاحتیں پیش کی گئی ہیں اور جو یقین دہانیاں کرائی گئی ہیں وہ ان ٹھوس تجاویز میں شامل کی جائیں گی جنہیں اس ایوان کی قائم کردہ کمیٹی جلد تیار کرے گی۔اور ان تجاویز کو آئین کے متن میں شامل کیا جائے گا۔

اس وقت آئین سازی کے لئے یہ طریقہ کار اختیار کیا جا رہا تھا کہ ایک کمیٹی Basic Principles Committee قائم ہونی تھی۔اس کمیٹی نے آئین کا ڈھانچہ تیار کرنا تھا۔اور اس کے مطابق پھر مکمل آئین نے تیار ہونا تھا۔چوہدری صاحب کی اس تقریر میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ اپوزیشن کے اراکین نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ اس وقت تو مسلم لیگ کے اراکین یہ یقین دہانیاں کرار ہے ہیں کہ اقلیتوں کو مذہبی آزادی ہوگی اور وہ ہر طرح اس ملک کے مساوی شہری ہوں گے لیکن یہ تو زبانی وعدے ہیں بعد میں آنے والے انہیں نظر انداز بھی کر سکتے ہیں۔اس کے بارے میں چوہدری صاحب کی یہ تجویز تھی کہ ان یقین دہانیوں کو ان بنیادی اصولوں میں شامل کر لیا جائے جو ابھی تیار ہونے تھے۔اور پھر ان کو آئین کی دفعات کی شکل دے دی جائے تا کہ اقلیتوں کے تمام خدشات کے بارے میں آئین میں ضمانت دے دی جائے۔

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ ٹھوس تجاویز کی کمیٹی کی بحث زیادہ تر مختلف صوبوں کی نمائندگی کے تناسب کے ارد گرد ہی گھومتی رہی اور بنیادی حقوق کی حفاظت کا سوال بہت پیچھے چلا گیا۔اور آپس کے اختلافات کی وجہ سے آئین سازی کا کام بھی عملاً 1956ء تک مکمل نہ ہوسکا۔آئین کی تمہید (Preamble) کی کسی مبہم تشریح کی بناء پر آئین میں موجود ٹھوس شقوں کی نفی نہیں ہوسکتی۔اگر کسی امر کو آئین کی دفعات میں تحفظ حاصل ہے تو آئین کی تمہید کچھ نہیں کرسکتی۔مثلاً آئر لینڈ کے آئین کا Preamble اس طرح ہے۔

In the Name of the Most Holy Trinity, from Whom is all authority and to Whom, as our final end, all actions both of men and States must be referred,

We, the people of ire,

Humbly acknowledging all our obligations to our Divine Lord, Jesus Christ, Who sustained our fathers through centuries of trial,

Gratefully remembering their heroic and unremitting struggle to regain the rightful independence of our Nation,

And seeking to promote the common good, with due observance of Prudence, Justice and Charity, so that the dignity and freedom of the individual may be assured, true social order attained, the unity of our country restored, and concord established with other nations,

Do hereby adopt, enact, and give to ourselves this Constitution۔

ترجمہ: مقدس تثلیث کے نام کے ساتھ، جن سے تمام اختیار ملتا ہے اور جن کے پاس ہمارا انجام ہوگا۔تمام افراد اور ریاستوں کے تمام اقدامات ان سے ہی استمداد چاہتے ہیں۔ہم آئر کے لوگ عاجزی سے اپنے مقدس آقا یسوع مسیح سے اپنے فرائض کا اقرار کرتے ہیں جس نے صدیوں کے ابتلاء میں ہمارے آباءواجداد کی دستگیری کی۔

اس سے زیادہ مذہبی Preamble شاید ہی کسی ملک کا ہولیکن اس کے باوجود اسی ملک نے ہم جنس شادی کا قانون منظور کیا۔ اور آئین کا یہ Preamble اپنی جگہ پر بے بس کھڑا ہے۔اب یوروپین یونین کے آئین کے بارے میں بحث چل رہی ہے۔جرمن چانسلر Angela Merkel اور بہت سے دوسری لیڈروں نے اس بات کی حمایت کی ہے کہ اس آئین میں اور اس کے Preamble میں مسیحی اقدار کا ذکر کرنا ضروری ہے۔اور کئی ممالک اس کی مخالفت بھی کر رہے ہیں۔

(http://www.theguardian.com/world/2006/aug/29/germany.eu)

یہ بات باعثِ تعجب ہے کہ اس بارے میں جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کے بہت سے اہم حصوں کا ذکر نہیں کیا جاتا اور اس بارے میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے جو تجاویز پیش کی تھیں ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ہر شخص کو اپنی رائے کا حق حاصل ہے لیکن رائے قائم کرنے سے قبل اصل حقائق کا جاننا بھی ضروری ہے۔

رپورٹ: مکرم فرید احمد بھٹی صاحب

جماعت احمدیہ صوبہ کنشاسا کا 18واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ صوبہ کنشاسا کو مورخہ 22 فروری 2015ء بمقام کنشاسا شہر اپنا 18واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

22 فروری 2015ء بروز اتوار کو جلسہ کا باقاعدہ آغاز پرچم کشائی سے ہوا۔مکرم امیر صاحب کونگو نے لوائے احمدیت اور مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر کونگو نے عوامی جمہوریہ کونگو کا پرچم لہرایا۔اس کے بعد دعا ہوئی۔

جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن کا آغاز مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب کے زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔افتتاحی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

پروگرام کے مطابق اجلاس جاری رہا اور مختلف عناوین پر مشتمل تقاریر ہوئیں۔

پہلے سیشن کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

اختتامی سیشن کی صدارت بھی مکرم امیر صاحب نے کی۔سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت مسیح موعود کا قصیدہ مکرم ابوبکر Mbuyi صاحب نے ایک گروپ کے ساتھ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم موسیٰ Lele صاحب نے تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم احمد بوبا صاحب نے بعنوان ’دین احترام آدمیت اور دوسروں کے احساسات و جذبات کا خیال رکھنے کا درس دیتا ہے‘ کی۔

اختتامی تقریر مکرم امیر جماعت احمدیہ کونگو نے کی۔

اختتامی تقریر کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت و مہمانان کرام کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

اس سال مہمانوں میں چیف جسٹس آف سپریم کورٹ، وفاقی وصوبائی وزراء کے نمائندگان اور لیبیا کے سفارتخانے کے سفیر اور بینن کے سفارتخانے کے نمائندہ سمیت اہم سرکاری و غیر سرکاری افراد نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل 148 مہمانان کرام نے شرکت کی۔

میڈیا کوریج

اس جلسہ کے انعقاد کی خبریں قومی ٹی وی چینلز کے علاوہ متعدد دیگر چینلز نے بھی نشر کیں۔چینلز کے نام درج ذیل ہیں:۔

(1)۔ RTNC1+radio اور RTNC 2 (یہ کونگو کے سرکاری ٹی وی چینلز ہیں)

(2)۔ RTVS1۔

(3)۔ B-ONE+ Radio

(4)۔ Horizon 33

(5)۔ Global TV

(6)۔ Ssa

کونگو کے اہم اخبارات نے بھی جلسہ کے متعلق آرٹیکلز شائع کئے۔اخبارات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(1)۔le Potentiel۔(2)۔L'avenir۔(3)۔Le Phare۔(4)۔Forum Des As۔(5)۔La Tempête۔(6)۔Des Tropiques۔Le Grand۔(7)۔Témion۔L'Observateurs۔(8)۔Le Globe Terrestre۔(9)۔le Climat Tropical۔

TV اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ تقریباً 3 ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

نمائش کتب اور پمفلٹس کی تقسیم

جلسہ کے موقع پر جماعتی کتب ولٹریچر کی نمائش لگائی گئی تھی۔اس نمائش میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے جانے والے قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے۔اس کے علاوہ فرنچ لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔

تمام مہمانوں میں فرنچ اور لنگالا زبان میں پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ یہ پمفلٹس ’’احمدیت کا تعارف‘‘ اور ’’مسیح موعود کا ظہور‘‘ کے عنوان سے شائع کردہ ہیں۔اسی طرح بعض معززین کو "World Crisis and the Pathway to Peace" اور جماعتی کیلنڈر اور Key Chain تحفۃً پیش کی گئیں۔ایک پمفلٹ ’دین میں نکاح وشادی‘ کے عنوان سے بھی شاملین جلسہ میں تقسیم کیے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شدید بارش کے باوجود امسال 23 جماعتوں کی نمائندگی اور مہمانوں سمیت جلسہ کی کل حاضری 613 رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جلسہ کے شاملین کو جلسہ کے اغراض و مقاصد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆..................☆..................☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119630 میں Rizwan Elahi

ولد Noor Elahi قوم...... پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Malmo ضلع و ملک Sweden بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5,000Sweden Krona ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Rizwan Elahi۔ گواہ شد نمبر 1 Nadeem Ahmad S/O Cil Naseer Ahmad۔ گواہ شد نمبر 2 Atta Elahi S/O Elahi

مسل نمبر 119631 میں Maimouna Kaba

زوجہ Muhammad Marega قوم...... پیشہ ملازمتیں عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Conakry ضلع و ملک Guinea بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گیاس وقت کل میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر FG 30,00,000 اس وقت مجھے مبلغ 70,000Guinean Franc ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Maimouna Kaba۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad Marega S/O Gazaly Marega۔ گواہ شد نمبر 2 Tohin Mahmood Abid S/O Muhammad

مسل نمبر 119632 میں ندا طارق

بنت راجا نوردین طارق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Oslo ضلع و ملک Norway بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2,000Norwegian Krone ماہوار بصورت Part Tim مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ندا طارق۔ گواہ شد نمبر 1۔ راجہ نور دین ولد راجہ عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 2 خوجہ عبدالمومن ولد خواجہ عبداللہ بخش

مسل نمبر 119633 میں Sabika Erum Azam

زوجہ Arjomand Azam قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kristiansand ضلع و ملک Nowrway بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ستمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) Norwegian Kron 50,00,000(1/2 Shared) House (2)Norwegian Kron 60000 Haq Mehr(3)Norwegian Kron 10 Tola Jewellery Gold اس وقت مجھے مبلغ 12,000Norwegian Kron ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sabika Erum Azam۔ گواہ شد نمبر 1 Arjomand Azam S/O Muhd Rafique۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Munam S/O Khawaja Abdul Momin

مسل نمبر 119634 میں Arjomand Azam

ولد Mohammad Rafique قوم آرائیں پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Norway Kristansand ضلع و ملک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ Norwegian Kron 5000000 (1/2 Shered) اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار Norwegian Kron ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Arjomand Azam۔ گواہ شد نمبر 1 Naeem Ahmad S/O Ch.Abdul Ghafoor۔ گواہ شد نمبر 2 Rana Mubashar Mahmood S/O Rana Rasheed Mahmood

مسل نمبر 119635 میں Umar Nasir Mahmood

ولد Arif Mahmood قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Nenchatel ضلع و ملک Switzerland بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 جولائی 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30Swiss franc ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Umar Nasir Mahmood۔ گواہ شد نمبر 1 Bashir Ahmad Tahir S/O Muhammad Mughal۔ گواہ شد نمبر 2 Arif Mahmood S/O Malik Anayat Ullah

مسل نمبر 119636 میں Talha Khalid Tarnutzer

ولد Wallid Tariq Tarnutzer قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک Switzerland بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4,000 Swiss Franc ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Talha Khalid Tarnutzer۔ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود احمد ولد مرزا احمد دین۔ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد طاہر ولد محمد مغل

مسل نمبر 119637 میں Rafiu

ولد Pedro قوم...... پیشہ مکینک عمر 72 سال بیعت 2003ء ساکن ضلع و ملک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10,000Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Rafiu گواہ شد نمبر 1 Abdul Hakeem S/O Showemimo گواہ شد نمبر 2 Saheed S/O Mikail

مسل نمبر 119638 میں Miftaudeen

ولد Animasaun قوم...... پیشہ سول ملازمت عمر 49 سال بیعت 1990ء ساکن Ibadan ضلع و ملک Oyo State,Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 54,000Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Miftaudeen۔ گواہ شد نمبر 1 Nuruddin S/O Oyekola۔ گواہ شد نمبر Abdul Ganiy S/O Daramola

مسل نمبر 119639 میں Taofeek

ولد Amuda قوم...... پیشہ کاروبار عمر 35 سال بیعت 1999ء ساکن Logos ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ Naira 300000 Car اس وقت مجھے مبلغ 50,000Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Taofeek۔ گواہ شد نمبر 1 Fadli Rahman S/O Otule۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Qahhar S/O Olowohim

مسل نمبر 119640 میں Mutiu

ولد Hamza قوم...... پیشہ کاروبار عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logosœ ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 60 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mutiu۔ گواہ شد نمبر 1 Fadli Rahman S/O Otule۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Qahhar S/O Olowohmi

مسل نمبر 119641 میں Ishaq Oladble

ولد Aliyy قوم...... پیشہ مبلغ مشنری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ede Circutt ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 35,262Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishaq Oladele گواہ شد نمبر 1 Qudrat S/O Adeoboyega۔ گواہ شد نمبر 2 Isiaka S/O Oyehiram

وکالت تعلیم تحریک جدید

میکسیکو میں حصول تعلیم کے مواقع

میکسیکو جغرافیائی اعتبار سے شمالی امریکہ کا حصہ ہے جس کی سرحدیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے ملتی ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لاطینی امریکہ کا ایک ملک ہے جس کا دارالحکومت میکسیکو سٹی ہے۔ یہاں کی زبان سپینش ہے۔ اکثریت کا مذہب عیسائیت (رومن کیتھولک) ہے جن کی تعداد کل آبادی کا قریباً 83 فیصد ہے۔ میکسیکو کی ثقافت قدیم اور جدید کا ایک حسین امتزاج ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نے میکسیکو کے اکتیس مقامات کو عالمی ورثہ میں شامل کیا ہے۔ لاطینی امریکہ میں برازیل کے بعد میکسیکو کی معیشت کو مضبوط ترین کہا جاتا ہے۔ یہ بہرحال ایک حقیقت ہے کہ اس کی معیشت دنیا کی تیز رفتاری سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں شامل ہے۔ معاشی ترقی کے پس منظر میں میکسیکو کا ایک ترقی کرتا ہوا نظام تعلیم بھی موجود ہے۔ اس لئے غیر ملکی طلباء کے لیے یہاں آکر تعلیم حاصل کرنے کے عمدہ مواقع ہیں۔

تعلیمی نظام کا تعارف

تعلیم سپینش زبان میں دی جاتی ہے۔ پہلے نو سال کی تعلیم لازمی ہے۔ میکسیکو اپنے جی ڈی پی کا 5.3 فیصد تعلیم پر خرچ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بالغ افراد (15 تا 24 سال) میں شرح خواندگی 98.5 فیصد ہے۔ تعلیمی سال کا آغاز ستمبر اور اختتام مئی میں ہوتا ہے۔ میکسیکو میں 61 ٹیکنیکل یونیورسٹیز ہیں جن میں دو سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔ 404 پبلک اور 1955 پرائیویٹ یونیورسٹیز ہیں۔

یونیورسٹیز کا معیار

میکسیکو کی ایک یونیورسٹی دنیا کی 500 اعلیٰ ترین یونیورسٹیز میں شامل ہے۔ اس کے تین اساتذہ نوبیل انعام یافتہ ہیں۔

میکسیکو کی 10 یونیورسٹیز دنیا کی 700 اعلیٰ ترین یونیورسٹیز میں شامل ہیں۔

میکسیکو کی 50 یونیورسٹیز لاطینی امریکہ کی بہترین یونیورسٹیز میں شامل ہیں۔

بعض اہم یونیورسٹیز

Universidad Nacional Autonoma de Mexico (UNAM)

دنیا کی پہلی پانچ سو بہترین یونیورسٹیز میں سے ایک ہے۔ ایک اور سروے کے مطابق یہ دنیا کی پہلی دوسو یونیورسٹیز میں شامل ہے۔ یہ یونیورسٹی بنیادی طور پر گریجویٹ سطح کی ہے۔ لاطینی امریکہ کی پہلی دس یونیورسٹیز میں یہ شامل ہے۔ اس کے تین اساتذہ نوبیل انعام یافتہ ہیں۔ اکثر مضامین کی تدریس میں یہ ایک بہترین یونیورسٹی سمجھی جاتی ہے۔ بعض یونیورسٹیز بعض مضامین کی تدریس کے لحاظ سے بھی خاص شہرت رکھتی ہیں۔ جن میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

Medicine, Biological Sciences,Civil Engineering:

Universidad Nacional Autonoma de Mexico (UNAM)

Computer Science and Information System:

UNAM, Instituto Politécnico Nacional (IPN)

Instituto Tecnologico Autonoma De Mexico(ITAM)

میکسیکو میں جماعتی مشن Merida شہر میں قائم ہے۔ اس شہر میں بھی بعض یونیورسٹیز موجود ہیں جو عالمی معیار کی حامل ہیں۔ ان میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں۔

1.Universidad Autonoma de Yucatan

2.Universidad Anahuac Mayab

3.Universidad Mesoamericana de san Agustin

4.Universidad Teconologico de Merida

ویزہ کا حصول

میکسیکو میں حصول تعلیم کیلئے ویزہ حاصل کرنا دیگر ممالک کی نسبت آسان ہے۔ یورپ کے طلباء کا تعلیمی عرصہ اگر چھ ماہ تک ہے تو وہ بطور سیاح یعنی ٹورسٹ کارڈ پر بھی آسکتے ہیں۔ اس سے زیادہ قیام ہو تو باقاعدہ ویزہ کی ضرورت پڑتی ہے جس کے لیے تعلیمی ادارے میں داخلے کی تصدیق، مالی وسائل اور کم از کم ماہانہ آمد 350 ڈالر کی تصدیق اور صحت مند ہونے کا سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے۔ پاکستانی طلبہ کے لئے ملک میں داخلے کے لئے پہلے ویزے کا حصول ضروری ہے۔

تعلیمی و دیگر اخراجات

میکسیکو میں یونیورسٹی تعلیم کا اوسط خرچ پانچ ہزار امریکی ڈالر سالانہ ہے۔ رہائش اور خوراک وغیرہ کا سالانہ خرچ بھی قریباً اسی قدر ہے۔ اس کے لیے خصوصی طور پر تیار کردہ ہوسٹلز بھی ہیں تاہم رہائش اور خوراک کا سب سے سستا انتظام کسی خاندان کے ساتھ بطور Paying Guest کے رہنا ہے۔ انٹرنیٹ پر دئے گئے ایک جائزہ کے مطابق میکسیکو سٹی طلبا کے لئے دنیا کے سستے ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ ٹرانسپورٹ کا خرچ بھی کم ہے۔ میٹرو ریل سے سارے دن کے سفر کا خرچ تین امریکی ڈالر ہے۔ اور بس کا ایک سفر دو امریکی ڈالر میں ہوتا ہے۔

سکالرشپس و دیگر مالی معاونت

قریباً تمام یونیورسٹیز سرکاری یا غیر سرکاری سکالرشپس بھی آفر کرتی ہیں۔ ان سکالرشپس سے غیر ملکی طلباء جن میں پاکستان کے طلبا بھی شامل ہیں استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق یونیورسٹیز کی ویب سائٹس سے معین معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیمی کارکردگی دکھانے والے طلبا یونیورسٹی سے فیس کی ادائیگی کیلئے قرض لے سکتے ہیں جو تعلیم مکمل ہونے کے بعد واپس کرنا ہوتا ہے۔

معلومات کا حصول

میکسیکو میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند افراد کو چاہیے کہ وہ وقت سے کافی پہلے انٹرنیٹ کے ذریعے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں۔ مندرجہ ذیل ویب سائٹس اس سلسلہ میں کارآمد ہوسکتی ہیں۔

http://www.anahuacmayab.mx

/http://www.uady.mx

/http://www.itmerida.mx

/http://www.umsa.edu.ua

اس کے بعد اگر بعض مزید معین معلومات کی ضرورت ہو تو وہ درج ذیل ایڈریس پر بذریعہ ای میل حاصل کی جاسکتی ہیں۔

merida@IslamEsPaz.org

ماسٹر عبدالقدوس کی یاد میں

ہو کے قربان راہ یار گیا
سوئے افلاک کامگار گیا

راستہ تھا جو شاہِ کابل کا
انہیں راہوں پہ کوئے یار گیا

بے خطر دشت کرب و دشت بلا
وہ بصد شوق و افتخار گیا

''جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی''
اس کے در پر خوشی سے وار گیا

عہد بیعت نباہ کر اپنا
دے کے درس وفائے یار گیا

وہ تو جنت میں خوش مگر قاتل
جانب سقر و سوئے نار گیا

شہر کا شہر عزہ داری کو
چشم پرنم و سوگوار گیا

سن کے خبر شہادت قدوس
تیر اک دل کے آر پار گیا

امۃ الرشید بدرؔ

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

24 جولائی 2015ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال
6:05 am	یسرنا القرآن
6:20 am	کنونشن جامعہ احمدیہ یوکے شاہد کلاس 13 دسمبر 2014ء
7:20 am	سپینش سروس
7:55 am	پشتو مذاکرہ
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور انٹرویو LBC ریڈیو
12:35 pm	دعائے مستجاب
1:00 pm	درس ملفوظات
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:40 pm	تلاوت قرآن کریم
6:55 pm	سیرت النبی ﷺ
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:35 pm	Let's Sew Together
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
10:45 pm	درس ملفوظات
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور انٹرویو LBC ریڈیو

25 جولائی 2015ء

12:05 am	دعائے مستجاب
12:30 am	Let's Sew Together
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	حضور انور انٹرویو LBC ریڈیو
6:35 am	سیرت النبی ﷺ
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:20 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	الترتیل
11:45 am	انصار اللہ اجتماع 19 اکتوبر 2014ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	انصار اللہ اجتماع

26 جولائی 2015ء

12:40 am	فیتھ میٹرز
1:45 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am	راہ ہدیٰ
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس مجموعہ اشتہارات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	انصار اللہ اجتماع
7:45 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء
9:00 am	صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب 6 جولائی 1984ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:45 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	سیرت صحابیاتؓ
9:00 pm	پریس پوائنٹ Live
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

☆......☆......☆

لہسن کی افادیت

لہسن میں بہت سی بیماریوں کا علاج ہے یہ Antiseptic اور جراثیم کا دشمن ہے۔40 سال کی عمر کے بعد اسے روزانہ کھانے کے ساتھ استعمال کریں۔پانچ لہسن کے جوئے پانی میں 10 منٹ تک ابالیں جس کے بعد پانی کو چھان کر پی لیں۔

لہسن ایک طاقت بخش ٹانک بھی ہے۔سستی، کاہلی و نقاہت کی وجہ سے جسمانی اعضاء کمزور ہو رہے ہوں تو لہسن کا استعمال ضروری ہے۔دونوں وقت کھانے کے ساتھ لہسن کے جوئے کھانے سے توانائی آجاتی ہے۔لہسن کو کانچ کی بوتل میں اتنا سرکہ ڈال کر رکھیں کہ لہسن ڈوب جائے اس میں ہلدی بھی ڈال دیں جب گل جائے تو استعمال کریں۔بلڈ پریشر ہو تو نمک بھی ڈال سکتے ہیں۔لہسن معدہ اور آنتوں کی بہت سی تکالیف کے لئے مفید ہے۔

لہسن خون کی شریانوں میں سختی اور پھٹکی (clot) پیدا ہونے کو روکتا ہے۔یہ پیٹ کے کیڑے مارتا ہے لعاب زیادہ تیار کر کے غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے، پیشاب جاری کرتا ہے۔سانس کی نالیوں کا بلغم دور کرتا ہے،کان کے درد، بہرہ پن اور وقت سے پہلے بالوں کی سفیدی روکتا ہے،مختلف جلدی تکالیف کا مؤثر علاج ہے۔نقصان دہ کولیسٹرول (LDL) کو کم کرتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 31 مئی 2015ء)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جولائی

طلوع فجر	3:42
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:14

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 جولائی 2015ء

7:30 am	دینی و فقہی مسائل
9:00 am	لقاء مع العرب
11:50 am	کنونشن جامعہ احمدیہ یوکے شاہد کلاس 13 دسمبر 2014ء
1:45 pm	ترجمۃ القرآن
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء

رابطہ: مظفر محمود Ph:042-5162622, 5170255, 5176142 Mob:0300-8446142

محمود موٹرز

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road Faisal Town, LAHORE.

CASA BELLA
Home Furnishers

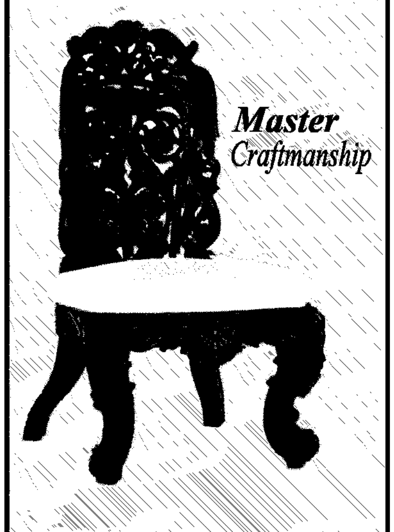

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block Fotress Stadium, Lahore Ph: 042-36668937, 36677178 E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block Fotress Stadium, Lahore Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring

FR-10

کار برائے فروخت

ہنڈا سیوک ماڈل 1994 کلر سلور نمبر FDS5051 برائے فروخت ہے۔

0345-7160428,0333-6002810

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔

کار کرائے کیلئے دستیاب ہے۔

0332-7075184

اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486